20661 ـ كيا قسم توبہ كے ليے شرط ہے

سوال

كيا يہ اميد كى جا سكتى ہے كہ اگر ہم قسم نہ كھائيں اور نہ ہى نذر مانيں كہ يہ گناہ دوبارہ كبھى نہيں كرينگے تو ہمارے گناہ معاف كر ديے جائيں گے؟
ميں يہ اس ليے دريافت كر رہا ہوں كہ جب آپ كو علم ہو كہ ممكن ہے آپ دوبارہ يہ گناہ كرليں، تو كيا قسم يا نذر كا كوئى فائدہ ہو گا كہ آپ دوبارہ يہ گناہ نہيں كرينگے؟
يہ علم ميں رہے كہ قسم توڑنے كا كفارہ تين يوم كے روزہ ركھنا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اللہ جل جلالہ كى قدرت عظيم ہے، اور اس كى بادشاہى عظيم ہے، اس كے ليے كوئى گناہ بھى بڑا نہيں كہ وہ اسے بخشے، چاہے يہ گناہ كوئى بھى ہو جب بندہ اس سے توبہ كرلے تو اللہ تعالى اسے معاف كر ديتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

(ميرى جانب سے) كہہ ديجئے كہ اے ميرے بندو! جنہوں نے اپنى جانوں پر زيادتى كى ہے تم اللہ تعالى كى رحمت سے نااميد نہ ہو جاؤ، يقينا اللہ تعالى سارے گناہوں كو بخشن دينے والا ہے الزمر (53).

لھذا توبہ كا دروازہ اس وقت تك مفتوح ہے جب تك آدمى موت كو نہيں ديكھ ليتا اور اور جب تك سورج مغرب سے طلوع نہيں ہوتا.

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اللہ تعالى بندے كى توبہ اس وقت تك قبول فرماتا ہے جب تك وہ غرغرہ شروع نہيں ہوتا"

اسے امام احمد نے مسند احمد (2 / 132 ـ 153) ميں اور ترمذى (3537) ميں روايت كيا اور اسے حسن كہا ہے، اور علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے بھى صحيح الترغيب (3 / 318) حديث نمبر (3413) ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو شخص بھی مغرب سے سورج طلوع ہونے سے قبل توبہ کرے اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرے گا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (3073).

لہذا مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اس فرصت کو غنیمت سمجھے، اور اللہ جل جلالہ کی جانب سے یہ فضل عظیم ہے اس لیے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے مہلت کے وقت میں ہی توبہ جلد کر لینی چاہیے، اور اسے مؤخر نہیں کرتے ہوئے یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں توبہ کرلونگا.

اور توبہ کے لیے واجب اور ضروری ہے کہ یہ توبہ سچی اور پکی ہونی چاہیے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالی کی طرف سچی اور پکی اور خالص توبہ کرو، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیوں اور گناہوں کو معاف کردے، اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کرے جس کے نیچے سے نہریں جاری ہیں، اس دن جس میں اللہ تعالی نبی اور اس کے ساتھ ایمان والوں کو رسوا نہیں کرے گا، ان کا نور ان کے سامنے، اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا، وہ یہ دعائیں کرتے ہونگے اے ہمارے رب ہمیں ہمیں کامل نور عطا فرما، اور ہمیں بخش دے، بلا شبہ تو ہر چیز پر قادر ہے التحریم (8).

علماء کرام نے خالص توبہ اسے کہا ہے جس میں پانچ شرطیں پائی جائیں:

1 - یہ توبہ اللہ تعالی کے لیے خالص ہو.

2 - جو کچھ اس سے ہو چکا ہے وہ اس پر نادم اور غمزدہ ہو، اور اس کی تمنا ہو کہ ایسا کام اس سے نہیں ہونا چاہیے تھا.

3 - فوری طور پر اسے وہ معصیت چھوڑنا ہو گی، اگر تو وہ معصیت کوئی حرام فعل ہے تو اسے اسی وقت چھوڑنا ہو گا، اور اگر وہ معصیت کسی واجب فعل کو ترك کر کے کی ہے تو اسے فوری طور پر کرنا ہو گا، اور اگر وہ معصیت کسی مخلوق کے حقوق کے متعلقہ ہے تو توبہ اس وقت تك صحیح نہیں ہو گی جب تك اس حق سے چھٹکارا حاصل نہیں کیا جاتا.

4 ـ اسے یہ عزم کرنا ہوگا کہ وہ آئندہ اس معصیت کو دوبارہ نہیں کرے گا.

5 ـ یہ توبہ قبولیت کا وقت نکل جانے کے بعد نہ ہو، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

دیکھیں: مجالس شہر رمضان لابن عثیمین رحمہ اللہ (143).

تو اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کی طرف نہ پلٹنا توبہ کی شرط میں نہیں، بلکہ توبہ کی شرط تو یہ ہے کہ وہ یہ پختہ اور یقینی اور سچا عزم کرے کہ آئندہ وہ یہ کام نہیں کرےگا.

لہذا اگر بندہ اپنے اس گناہ سے توبہ کر لے، اور پھر شیطان اس سے کھیلتا ہوا اسے دوبارہ اس گناہ پر لے آئے ۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۔ تو اسے اللہ تعالی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے، اور ایك بار پھر وہ توبہ کرے اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرے گا، وہ اللہ سبحانہ وتعالی بہت وسیع فضل اور عظیم مغفرت و بخشش والا ہے.

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلا شبہ اللہ تعالی رات کو اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے تا کہ دن کا گنہگار توبہ کر لے، اور دن کو اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے تا کہ رات کا گنہگار توبہ کرلے؛ حتی کہ سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہو جائے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2759).

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" ایك بندے نے گناہ کر لیا تو کہنے لگا: اے میرے رب میں نے گناہ کر لیا ہے تو مجھے بخش دے، تو اس کا رب کہتا ہے: کیا میرے بندے کو علم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ بخشتا ہے، اور اس پر مؤاخذہ بھی کرتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، پھر جتنا اللہ تعالی نے چاہا وہ بندہ رکا رہا پھر اس سے گناہ ہو گیا تو کہنے لگا: میرے رب میں نے گناہ کر لیا ہے مجھے معاف کردے، تو اللہ تعالی کہتا ہے: کیا میرے بندے کو علم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے اور ان کی سزا بھی دیتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا ... " الحدیث

صحیح بخاری حدیث نمبر (7505) صحیح مسلم حدیث نمبر (2753)

لیکن عقلمند مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کے ساتھ توبہ میں سچائی اختیار کرے، دوبارہ اس کام کو نہ

کرنے کے عزم میں سچا ہو، اور جو اس سے ہو چکا ہے اس پر نادم ہو، اور اس کی یہ توبہ صرف زبانی ہی نہیں بلکہ اعضاء کےساتھ ہونی چاہیے، کیونکہ اعضاء کے بغیر صرف زبانی توبہ کذاب اور جھوٹوں کی توبہ ہوتی ہے.

اور رہا یہ کہ قسم کھانا یا نذر ماننا کہ بندہ آئندہ یہ گناہ نہیں کرےگا، تو اس کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ مندرجہ بالا شروط کی موجودگی میں سچی اور خالص توبہ حاصل ہو جاتی ہے.

ایك چیز کی طرف اشارہ کرنا باقی ہے جس کا سائل نے سوال میں ذکر کیا ہے کہ: جس نے قسم توڑی اسے تین روزے رکھنا ہونگے، تو یہ علی الاطلاق نہیں ہے، بلکہ قسم توڑنے والے شخص کا کفارہ یہ ہے کہ: ایك غلام آزاد کرے، یا دس مسکینوں کو کھانا کھلائے، یا ان کے کپڑے مہیا کرے، اور اگر وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو پھر تین یوم کے روزے رکھے.

لھذا روزے تو اس وقت ہیں جب وہ پہلی تین اشیاء کی طاقت نہ رکھے، لیکن ان تینوں میں سے کسی ایك کے پورا کرنے کی استطاعت کی حالت میں اس کے لیے روزے رکھنا جائز نہیں، اس کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی ہے:

اللہ تعالی تمہاری قسموں میں لغو قسم پر تمہارا مؤخذہ نہیں کرتا، لیکن اس پر مؤخذہ فرماتا ہے کہ تم جن قسموں کو مضبوط کردو، اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا دینا ہے اوسط درجے کا جو اپنے گھروالوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑا دینا، یا ایك غلام یا لونڈی آزاد کرنا، ہے، اور جو کوئی نہ پائے تو وہ تین دن کے روزے رکھے، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھا لو، اور اپنی قسموں کا خیال رکھو! اسی طرح اللہ تعالی تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تا کہ تم شکر کرو المآئدۃ (89).

اتنا ہی کافی ہے، واللہ تعالی اعلم، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .